احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جلد 48-83 نمبر 67 | جمعرات 26-ذیقعدہ-1418ھ 26-امان 1377ہش 26-مارچ 1998ء

ایمان کی حلاوت

تین باتیں ہیں۔ جس میں وہ ہوں' وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

(صاحب ایمان) کا یہی حال ہوتا ہے اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے اس کا ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ اس کا ولی بنتا ہے لیکن اگر ایمان کی عمارت بوسیدہ ہے تو پھر بے شک خطرہ ہوتا ہے۔ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں۔ سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے۔ مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ نہ دے گی نہ کچھ اور۔ لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے۔ اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں۔ ان پر خاص تجلی کرتا ہے اور خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے۔ اس لئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو اگر دل پاک نہیں ہے۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دے گا جب دل دور ہے جب دل اور زبان میں اتفاق نہیں تو میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر منافقانہ اقرار کرتے ہیں تو یاد رکھو ایسے شخص کو دوہرا عذاب ہو گا مگر جو سچا اقرار کرتا ہے اس کے بڑے بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 65)

ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

جمعرات - 26 مارچ 1998ء

10-00 صبح۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس 25-3-98

1-00 دوپہر۔المائدہ

4-00 شام۔کوئز تاریخ احمدیت

جمعہ - 27 مارچ 1998ء

7-00 صبح-کوئز پروگرام-تاریخ احمدیت

12-00 دوپہر-بزم مشاعرہ

6-00 شام-خطبہ براہ راست

8-30 رات-خطبہ(دوبارہ) 27-3-98

○ "سارے احمدیہ ٹیلی ویژن کا یہ مزاج ہے کوئی تکلف نہیں جو ضرورت ہے وہ پوری کرنی ہے اور بہت ہی غریبانہ طریق پر ہوتی ہے مگر ہو جاتی ہے۔ اور جہاں تک علمی فائدے کا تعلق ہے۔ یہ زیادہ مفید طریقے پر خدا تعالیٰ کے فضل سے MTA علمی خدمات سرانجام دے رہا ہے"

(خطبہ 16 دسمبر 1994ء)

اندر کے صفحات پر

☆ مجلس عرفان — صفحہ 〔illegible〕
☆ جماعتی اخبارات کے چند مضمون نگار — صفحہ 4
☆ رپورٹ شعبہ خدمت خلق — صفحہ 5
☆ درجہ حرارت بڑھنے سے خطرات — صفحہ 6

بچوں کی تربیت کریں۔ایسی تربیت کہ ایمان میں آپ سے بڑھ جائیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

"...جب تک تم اپنی اولاد' بیوی بچوں کو دین نہیں سکھاتے (-) کہ ان میں ایسا رچ جائے کہ ان کے لئے دین کو چھوڑنا زیادہ مشکل ہو بہ نسبت اس کے کہ ان کے گلے پر چھری رکھی جائے تو اس کے نیچے سے نکلنا۔ دیکھو ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا بچہ اس سے بڑا انسان بنے پھر تمہیں یہ کس طرح گوارا ہو سکتا ہے کہ تمہاری اولاد دین میں تم سے کم رہے.....(-)

...... تم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو احمدی بنانے کا فکر نہیں کرتے' اپنی اولاد کو دین نہیں سکھاتے۔ عبادت کا وقت ہو گا تو سردی یا کسی اور وجہ سے کہیں گے بچہ نے عبادت نہیں پڑھی تو کیا ہوا؟ حالانکہ بچوں کی تربیت کا زمانہ ان کا بچپن کا ہی زمانہ ہوتا ہے اور بچپن کی تربیت ہی آئندہ زندگی میں کام آ سکتی ہے.....

پس آپ لوگ بچوں کی خاص طور پر تربیت کریں اور ایسی تربیت کریں کہ ایمان میں آپ سے بڑھ جائیں۔ آپ لوگوں کی مثال تو ایسی ہے جیسے ترکھان لکڑی کو تراش کر کوئی چیز بناتا ہے مگر بچوں کی ایسی مثال ہے جیسے کسی چیز کو ڈھالا جاتا ہے اور ڈھالنے میں کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی مگر تراشنے میں کچھ نہ کچھ الگ کرنی پڑتی ہے اور اس میں محنت بھی زیادہ صرف ہوتی ہے۔ پس تم اپنی اولاد کو دین کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرو تا کہ تمہارے بعد ایک مضبوط جماعت پیدا ہو اور جب تم فوت ہونے لگو تو تمہارے دل غمگین نہ ہوں بلکہ خوشی سے بھرے ہوئے ہوں کہ ہم ایسی جماعت کے سپرد دین کی امانت کر رہے ہیں جو اس کی حفاظت کرنے کی اہل ہو.....

پس اپنے بچوں کی تربیت کرو اور یہ مت خیال کرو کہ (عبادات کرنے) میں انہیں تکلیف ہوتی ہے یا روزہ رکھنے میں وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ دین کے احکام پر ان سے عمل کراؤ اور اگر وہ کوئی بری بات کریں تو سمجھاؤ اور بے شک نرمی سے سمجھاؤ لیکن اگر نرمی سے نہ مانیں اور سختی کی ضرورت ہو تو سختی بھی کرو۔"

(از تقریر جلسہ سالانہ 27-دسمبر 1920ء

انوار العلوم جلد 5 صفحہ 457 تا 456)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

26 امان 1377 ہش   26 مارچ 1998ء

ایک اور خوشی

23-مارچ جماعت احمدیہ کا یوم تاسیس ہے۔ اس دن 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی اس لئے یہ دن خدا کے فضلوں کو یاد کرانے والا خوشیوں بھرا دن ہے۔ مگر امسال اس دن ایک اور خوشی کا بھی خدا نے سامان پیدا فرمایا۔

ستمبر 1996ء میں ایک تخریب کاری کے ذریعہ گولبازار ربوہ میں واقع بیت المہدی کو شدید نقصان پہنچایا گیا تھا کئی احباب بھی سخت زخمی ہوئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جانی نقصان سے محفوظ رکھا تھا۔

حلقہ بیت المہدی کے احباب نے بیت الذکر کی دوبارہ تعمیر کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ اور دعاؤں کے جلو میں وقت دولت اور صلاحیت کے بھرپور استعمال کے ساتھ اس کی شان دوبالا کرنے کا عزم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور یہ ساری کوششیں بارگاہ احدیت میں مقبول ہوئیں۔ اور اللہ کا یہ گھر ایک نئی شان سے طلوع ہوا ہے۔ تعمیر نو مکمل ہونے پر 23 مارچ 1998ء کو گویا نئے سرے سے اس کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔

بیت الذکر کا افتتاح مغرب کی نماز کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد دعائیہ تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت مکرم محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر صاحب مقامی نے فرمائی۔ اس تقریب کی مکمل رپورٹ احباب کی خدمت میں جلد پیش کی جائے گی۔

منتظمین نے جو رپورٹ پیش کی وہ بہت خوشکن تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور باہمت قیادت اور پرعزم مقتدیوں کی آئینہ دار تھی۔

ہم اس بیت الذکر کی تعمیر پر اہل محلہ اور صدر صاحب عمومی اور دیگر عہدیداروں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے سارے عالم احمدیت کو اس خوشی میں شریک کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے پہلے بھی یہی سلوک رہا ہے کہ دکھوں کو آسانیوں اور غموں کو خوشیوں میں تبدیل فرماتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ کے گھروں کو عبادت کرنے والوں کے ساتھ بھر دیں تاکہ خدا اور وسعتیں پیدا فرمائے۔ (آمین)

مہمان کے لئے

حضرت حافظ معین الدین صاحب کے ہاں ایک مہمان آگیا۔ ان کے گھر میں کچھ نہ تھا مگر مہمان نوازی بھی ضروری تھی۔ اس لئے کہیں سے اس کو روٹی لادی۔ دوسرے دن بھی اسی طرح کیا۔ تیسرے دن قریب کے ایک گاؤں میں گئے اور وہاں سے جاکر غلہ مانگا۔ جب ایک سیر کے قریب ہو گیا تو چکی سے خود پیسا اور اس کی روٹی پکوا کر مہمان کو کھلائی۔ جب کسی نے پوچھا کہ آپ نے یہ گداگری کیوں کی تو فرمایا۔

میں نے اپنے واسطے تو گداگری کبھی نہیں کی مگر مہمان کو روٹی کھلانی ضروری تھی۔

(رفقائے احمد جلد 13 صفحہ 310)

❀ ✿ ❀ ✿ ❀ ✿ ❀

مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر

مجاہدۂ نفس کا کمال ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ سخت گرمی کے دن تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تالیف و تصنیف میں منہمک تھے ایک مخلص دوست نے عرض کی گرمی بہت ہے تبسم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ تجویز تو آپ کی اچھی ہے مگر پنکھا لگا اور ٹھنڈی ہوا چلی تو پھر نیند آجائے گی اور سونے کو جی چاہے گا۔

قوم تو آگے ہی سوئی ہوئی ہے ہم بھی سو رہے تو دین کی تائید کون کرے گا۔؟"

(اخبار بدر قادیان 11 دسمبر 1913ء صفحہ 9 بیان حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

جذب الٰہی سے منازلِ سلوک ان ابتدائی ایام میں جبکہ آپ کا دعویٰ نہیں تھا آپ لودھیانہ میں قیام فرماتے تھے کہ ایک صاحب نے آپ سے سوال کیا کہ جس مقام پر اب آپ پہنچے ہیں۔ یہاں تک پہنچنے میں کس قدر منزلیں سلوک کی آپ نے طے کیں اور ہر ایک منزل پر کیا دیکھا؟

فرمایا "اگر کوئی شخص ڈاک گاڑی میں سوار ہو اور کلکتہ سے پشاور پہنچ جاوے اور اس سے پوچھا جاوے کہ راستہ میں کون سا تکیہ آیا اور تو نے کیا دیکھا وہ کیا بتائے گا؟ اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے مجھے خود اپنے فضل سے اپنی طرف کھینچ لیا اور ایسے طور پر کھینچ لیا کہ ریاضت اور مشقت سے اتنی جلدی منزل طے نہیں ہو سکتی یہ تو جذبِ الٰہی ہے پھر اس شخص نے پوچھا کہ اس منزل میں پہنچ کر آپ کو کیا فائدہ حاصل ہوا؟ آپ نے جواب دیا میرا ایمان اتنا قوی ہو گیا ہے کہ

دعوتِ حق میں کسی سے نہیں ڈرتا"

(الحکم قادیان 7 جولائی 1925ء صفحہ 5)

معاشرت کا مثالی نمونہ شادی کے بعد حضرت اماں جان جب پہلے پہل دلّی سے قادیان تشریف لائیں تو آپ کو بتایا گیا کہ حضرت صاحب گڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں آپ نے بہت شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا اور بالکل راب سی بن گئی۔ جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے ادھر کھانے کا وقت قریب ہو گیا۔

آپ حیران تھیں کہ اب کیا کروں۔ اتنے میں آپ آگئے۔ آپ کا چہرہ دیکھا جو رنج اور صدمہ سے رونے والیوں کا سا بنا ہوا تھا آپ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے؟

پھر فرمایا نہیں یہ تو بہت اچھے ہیں۔ میرے مذاق کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے زیادہ گڑ والے ہی تو مجھے پسندیدہ ہیں یہ بہت ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش ہو کر کھائے آپ فرماتی تھیں کہ

"حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کیں کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا"۔

(سیرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ حصہ اول صفحہ 317 مولفہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مطبوعہ انتظامی پریس حیدر آباد دکن اشاعت یکم دسمبر 1943ء)

ایک دلچسپ اور عجیب واقعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر "بدر" 1909ء کے آغاز میں دورہ کرتے ہوئے ضلع امرتسر کے گاؤں مدّ پہنچے تو انہیں ایک بزرگ محمد یعقوب صاحب نے ایک نہایت دلچسپ اور عجیب واقعہ سنایا جو آپ ہی کے قلم سے ہدیہ قارئین ہے۔

"وہ سلسلہ کے سخت مخالف تھے.... اتفاق سے ان کا بھائی بیمار ہو کر علاج کے واسطے قادیان گیا تو وہ بھی اپنی والدہ مکرمہ کے اصرار سے بھائی کی خبر گیری کے واسطے قادیان چلے گئے۔ کسی مغالطہ کے سبب بڑی (بیت) کو (غیروں کی عبادت گاہ) سمجھ کر اس میں جا داخل ہوئے۔ وہاں اس وقت حضرت مولوی نور الدین صاحب وعظ فرمارہے تھے اور حضرت (بانی سلسلہ) بھی رونق افروز تھے اب ان کے خیال میں یہ (عبادت گاہ) (غیروں) کی ہے اس واسطے واعظ اور سامعین سب غیر احمدی ہیں۔ حضرت موصوف کا وعظ سن کر بہت خوش ہوئے کہ اس جگہ ایک ایسا لائق اور باا‌ثر واعظ ہے۔

پھر جب حضرت مرزا صاحب کے نورانی چہرے پر نظر پڑی تو کہنے لگے مرزا کی تو لوگ خواہ مخواہ بیعت کرتے ہیں اس میں کیا رکھا ہو گا بیعت کرنے کے لائق تو یہ نورانی شخص نظر آتا ہے میں تو اگر بیعت کروں گا تو اس شخص کی کروں گا۔

اتنے میں ان کے بھائی صاحب جو احمدی ہیں وہ بھی آگئے ان کو تعجب ہوا کہ یہ غیر احمدیوں کی (عبادت گاہ) میں کیوں آگئے مگر بے اختیار ان

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلسِ عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے- قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں- احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کرسکتے ہیں-

(مورخہ 29- ستمبر 1987ء ٹورانٹو کینیڈا مرتبہ
ثریا غازی صاحبہ
مطبوعہ النصر- برطانیہ-

سوال: مغربی ممالک میں احمدی بچے دین حق سے برگشتہ اور بیگانہ ہو رہے ہیں ماں باپ کی پوری کوشش کے باوجود اس زہریلی سوسائٹی کا اثر احمدی بچوں کی تباہی کا موجب بن رہا ہے اس مسئلے کا کیا حل ہے؟

جواب: حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسے والدین کے لئے میرا مشورہ یہی ہے کہ اپنے وطن واپس چلے جائیں- یہ مسئلہ ہر گھر کے ماحول کے مطابق مختلف نوعیت کا ہو گا کیونکہ ہر گھر کے حالات مختلف ہوتے ہیں- لہٰذا یہ فرض کرلینا کہ ہر احمدی گھرانے کے بچے مغربی فضا میں دین سے بیگانہ اور (—) سے دور ہوتے جا رہے ہیں بالکل غلط ہے کیونکہ میں ذاتی طور پر ایسے احمدی خاندانوں کو جانتا ہوں جن کے بچے بہترین احمدیہ روایات کے مطابق نہایت اخلاص رکھنے والے ہیں- اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض اوقات وہ پاکستان سے نئے آنے والوں کے لئے نمونہ ہوتے ہیں کیونکہ بعض اوقات پاکستان سے آنے والے کمزوری دکھا جاتے ہیں- اس مسئلے کا حل اتنا آسان نہیں کیونکہ بہت سے ایسے امور ہیں جو اس مسئلے پر اثر انداز ہوتے ہیں- پہلی بات جس طرح کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں ہر خاندان کی حالت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے کیونکہ لوگوں کے رہنے سہنے کے طریقے ان کے خاندانی' معاشرتی تعلیمی پس منظر اور نئے پیدا شدہ مسئلوں کو حل کرنے کی اہلیت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے نیز جن مقامات پر وہ رہ رہے ہیں یا جن سکولوں میں ان کے بچے جاتے ہیں اس کا بھی اثر بچوں کی تربیت پر پڑتا ہے- ٹورانٹو کے معاشرے کا جو معیار ہے وہ پورے کینیڈا کا نہیں- اسی طرح امریکہ کے قصبوں اور نیویارک کے معیار میں زمین آسمان کا فرق ہے اس لئے میں نے اوپر کہا ہے کہ ہر خاندان کے مسئلے کی علیحدہ وجوہات ہیں- اور ان کے مطابق ان کا حل تلاش کرنا چاہئے اور اگر کوئی احمدی گھرانہ باوجود کوشش بسیار کے مخالف معاشرے میں اپنی اقدار کی حفاظت نہیں کرسکتا اور ان کو نظر آرہا ہے کہ ان کے بچے واقعی دین سے بیگانہ اور دین حق سے برگشتہ ہوتے جارہے ہیں تو میرا ان کو یہی مشورہ ہے کہ اپنے بچوں کے دین کی حفاظت اور بقا کے لئے وہ اپنے ملکوں میں واپس چلے جائیں- یہ میرا ذاتی مشورہ نہیں بلکہ احادیث میں صدیوں سے محفوظ چلا آرہا ہے-

ایک آنے والے زمانے کے متعلق پیشگوئی کی گئی تھی کہ دجال کے زمانے میں معاشرہ اس قدر گندہ اور گھناؤنا ہو جائے گا کہ لوگوں کے لئے یہ ممکن نہیں رہے گا کہ اس زہریلے ماحول کے زہر سے بچ سکیں- اور ہو سکتا ہے کہ ایک وقت ایسا آ جائے کہ تمہارے لئے بہتر ہو گا کہ جنگلوں اور غاروں میں چلے جاؤ اور جنگلی جڑی بوٹیاں کھا کر گذارہ کرلو بہ نسبت اس کے کہ باہر کی گندی دنیا میں پھل کھا کر اپنی نسلوں اور اولادوں کو ضائع کر دو کیونکہ ایسے وقت میں جو تم چھوڑ گئے وہ اس سے کہیں زیادہ نقصان ہو گا جو تم اس دنیا سے حاصل کرو گے- حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ میں جب 1978ء میں امریکہ آیا تو میری ملاقات ایک احمدی سے ہوئی جس کی بیٹیاں تھیں- میں اس کی بیٹیوں سے بھی ملا ان کے اطوار اور طور طریقے دیکھ کر مجھے سخت پریشانی ہوئی کیونکہ بچوں کو دیکھ کر یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ ان کی فطرت میں سرکشی اور بغاوت ہے یا وہ فرمانبردار ہیں- آیا ان کی پرورش دینی معاشرے اور اقدار کے مطابق ہو رہی ہے یا بالکل مخالف سمت میں جا رہے ہیں ان بچیوں کو دیکھ کر مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ تباہی کی طرف جا رہی ہیں- میں نے ان کے باپ کو مشورہ دیا کہ اگر تم اپنی بچیوں کو بچانا چاہتے ہو تو فوراً پاکستان چلے جاؤ- اس نے میری بات نہ مانی- تین چار سال کے بعد ایک دن مجھے بتایا گیا کہ میرے ڈرائنگ روم میں ایک صاحب انتظار کر رہے ہیں مجھے دیکھ کر وہ بے اختیار بچوں کی طرح رونے لگا اور کہنے لگا کہ میری لڑکیوں نے میرے خلاف بغاوت کر دی اور ان کی ماں نے بھی ان کا ساتھ دیا- انہوں نے میری ایک نہیں سنی بلکہ کہا کہ ہم کورٹ میں جا کر جائیداد پر بھی قبضہ کرلیں گے ہم اس معاشرے سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے- تم جاؤ جہاں دل چاہے- مجبور ہو کر میں اکیلا پاکستان واپس لوٹ آیا ہوں- اور میری ساری اولاد میرے ہاتھ سے گئی- اس لئے میں یہی کہوں گا کہ اگر تم یہ محسوس کرتے ہو کہ تمہاری اولاد خطرے میں ہے تو پاکستان چلے جاؤ- لیکن ہر ایک کے لئے میرا یہ مشورہ نہیں کیونکہ بے شمار لوگوں کو میں جانتا ہوں کہ وہ اسی معاشرے میں رہتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کر رہے ہیں بلکہ دوسروں لوگوں کو دین حق جیسی نعمت سے روشناس کرا رہے ہیں- لہٰذا احمدیوں کے لئے میرا ایک مشورہ یہ بھی ہے کہ دعوت الی اللہ میں پڑ جاؤ اور شکار بننے کی بجائے خود شکاری بن جاؤ- جو لوگ دعوت الی اللہ کرتے ہیں اور نہایت مستعدی اور کوشش سے اس فریضہ کو سرانجام دیتے ہیں ان کے بچے اس زہریلے معاشرے میں ہرگز ضائع نہیں ہوتے کیونکہ جب دعوت الی اللہ کرنے کے بعد وہ گھروں میں لوٹتے ہیں تو ان گھروں میں دعوت الی اللہ کا ذکر چلتا ہے اور بچے ان باتوں کو سنتے ہیں نیز گھروں میں دعوت الی اللہ کی نیت سے جب لوگوں کو بلایا جاتا ہے اور بچے ان بحثوں میں شامل ہوتے ہیں پھر وہ اپنے ماں باپ کی کوششوں کو پھل لگتا دیکھتے ہیں تو قدرتی طور پر ان میں وہ احساس کمتری پیدا نہیں ہوتا جو اس سوسائٹی میں عموماً ان بچوں میں پیدا ہو جاتا ہے جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہوتا- دعوت الی اللہ کی بدولت تمام ممالک میں حالات تیزی سے بدل رہے ہیں- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدی نہ صرف یہ کہ دعوت الی اللہ کر رہے ہیں بلکہ جس مستعدی اور تیزی سے دعوت الی اللہ کر رہے ہیں اسی رفتار سے ان کے اپنے بچے اس معاشرے سے محفوظ ہوتے چلے جاتے ہیں-

حضرت صاحب نے فرمایا تیسری بات اس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ والدین میں بھی بعض ایسے Complexes ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ اپنے بچوں کی تربیت دینی معیار کے مطابق نہیں کرسکتے اگرچہ ان میں سے ایک طبقہ ایسا ہے جو یورپین معاشرے اور ان کی مادی دلکشی سے پوری آگاہی رکھتے ہیں اور ان میں اتنی اہلیت ہے کہ وہ اپنے بچوں میں ایسی قابلیت پیدا کردیں جن کی بدولت ان کے بچے غلط اور صحیح میں تفریق کرسکتے ہیں- بچوں کو اچھی طرح علم ہوتا ہے کہ ہمارے ماں باپ کس حد تک ہمارا غلط قدم برداشت کریں گے بچوں کے طرز عمل سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے والدین کس قسم کے ہیں- بعض ماں باپ ایسے ہیں کہ وہ جب اپنے بچوں کی دنیاوی ترقیات کی تفصیل سنتے ہیں تو ان کا چہرہ خوشی سے کھل جاتا ہے بچے کی کامیابی پر ان کے فخریہ جذبات کا احساس ان کے چہرے کی چمک سے عیاں ہوتا ہے- جب بچے یہ کہتے ہیں کہ ان کو کلاس میں ڈرامے اور میوزک کے لئے چنا گیا- تو ماں باپ کہتے ہیں کہ خوب اب واقعی تم ترقی کر رہے ہو لیکن اگر وہی بچہ عبادت کی طرف توجہ نہ دے تو ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اور نہ ہی انہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے- کہتے ہیں بچہ ہے بڑا ہو کر سیکھ جائے گا- کیا ایسا کرکے والدین خود ہی اپنے بچے کے مستقبل کی راہیں متعین نہیں کر دیتے- پھر بعض والدین ایسے ہیں جو بچوں کو مادری زبان نہیں سکھاتے بلکہ بڑے فخر سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارا بچہ اردو پنجابی یا پشتو نہیں بولتا- ان کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ مادری زبان نہ سکھا کر بچوں کو اس معاشرے کے خلاف ایک ہتھیار سے محروم کر دیا گیا ہے- یاد رکھو! اگر تم لوگوں نے اپنے بچوں کو مادری زبان نہ سکھائی اور اس پر فخر کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے اپنے بچوں کو اس گندے معاشرے کی طرف دھکیلنے میں سب سے بڑا دھکا خود دے دیا ہے- یہ صحیح ہے کہ زبان مذہب کا حصہ نہیں لیکن ایسے بچے جو اس قسم کے گھروں میں پلتے ہیں اور اپنے والدین کو نفسیاتی لحاظ سے احساس کمتری میں مبتلاء دیکھتے ہیں تو فطرتی طور پر ماں باپ کی طرف سے بغیر کسی اظہار کے یہ اندازہ لگا لیتے ہیں کہ کون سا معاشرہ ان کے والدین کے لئے اہمیت اور برتری رکھتا ہے اور جب عملی طور پر یہ ثابت کر دیا جائے کہ ہماری قدریں کم تر اور اس معاشرے کی برتر ہیں تو پھر اس کے بعد آپ خواہ کتنا بھی بچوں کو دین سکھانے کی کوشش کریں وہ اس پر پوری توجہ نہیں دیں گے کیونکہ وہ والدین کے انداز فکر سے پوری آگاہی رکھتے ہیں- انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارے ماں باپ ہمارے دنیاوی معاملات میں کوتاہی پر ناراض ہوتے ہیں اور دین کی طرف سے بلاوا آئے تو نہ جانے پر انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی- مثال کے طور پر جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ ان کے ماں باپ کو خدام الاحمدیہ' اطفال الاحمدیہ کی طرف سے بلائے جانے پر توجہ نہ دینے کی وجہ سے یا لڑکیوں کی ناصرات وغیرہ کے اجلاسوں میں شمولیت نہ کرنے پر کوئی تکلیف نہیں ہوتی- لیکن جب سکول یا کالج کا ایک پیریڈ بھی ضائع کریں تو وہ بے حد ناراض ہوتے ہیں تو بچوں کو سمجھ آجاتی ہے کہ والدین کے لئے کون سی بات زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور کون سی کم- والدین بغیر سوچے سمجھے اپنے طرز عمل سے غیر محسوس طریقے سے اپنے بچے اپنے دشمنوں کے سپرد کر دیتے ہیں- اور جب ایسا ہو جاتا ہے تو میرے پاس اس کا حل ڈھونڈنے آتے ہیں بالکل ان لڑکوں کیطرح جو سارا سال پڑھتے نہیں اور سال کے آخر میں گیس پیپرز ڈھونڈنے نکل پڑتے ہیں- حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں گیس پیپرز لکھنے والا نہیں ہوں میں تو اس مسئلے کا سیدھا سادا حل بتا سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ والدین ہر قسم کے احساس کمتری سے نجات حاصل کریں-

OOO

چند ہی دن کی جدائی ہے یہ مانا لیکن
بدمزہ ہو گئے یہ دن بخدا تیرے بعد!

یہ دعا ہے کہ جدا ہو کے بھی خدمت میں رہوں
زندگی میری رہے وقفِ دعا تیرے بعد!

(درعدن)

بقیہ صفحہ 4

یعنی سودائی ہندوؤں میں زیادہ ہیں- ایک صاحب نے بیان کیا کہ اگر گئو کو نہ مارا جائے تو گھی اور دودھ کی خوب بہتات ہو اور وہ سستے بھی ہوں- (جواب) جب آپ ایسے رحمدل ہیں تو دودھ کیوں استعمال کرنے لگے جو اس کے بچے کی خوراک ہے- اگر گئو کے ذبح کا سلسلہ منقطع ہو جائے تو گئو کے پروار سے جنگل اور گھر بھر جائیں اور زراعت اور کاشت کے واسطے زمین نہ ملے- (اعداد و شمار) اگر ہندوؤں اور مسلمانوں کے اعداد کا ساری حالت کے اندر موازنہ کیا جائے تو ظاہر ہو گا کہ مسلمانوں میں اموات کم ہوتی ہیں- ہندوؤں کی نسبت مسلمانوں میں اس بیماری (طاعون) سے مقابلہ کی طاقت زیادہ ہے- مسلمان میں غالباً اموات کا نسبتاً کم ہونا زیادہ تر اس وجہ سے ہے کہ انکی خوراک اچھی اور مختلف قسم کی ہوتی ہے- (یہ خلاصہ اس رسالہ کے صفحہ 6 سے صفحہ 50 تک کا ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اوّل

سید منصور احمد بشیر مربی سلسلہ

حضرت بانی سلسلہ کے دور کے

جماعتی اخبارات کے چند مضمون نگار

حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ کے جن مضمون نگاروں کا ذکر یہاں مقصود ہے وہ کبار رفقاء میں سے تھے۔ ایسے ہی رفقائے کرام کے پاک گروہ کے متعلق بانی سلسلہ احمدیہ نے اشتہار 4 مارچ 1889ء میں تحریر فرمایا تھا۔

مقصد جماعت خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرا دے اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے دن رات کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور ان کے لئے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے کامل جوڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس روح خبیثہ کی تسخیر سے ان کی نجات چاہتا ہوں کہ جو نفس امارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقہ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا۔ اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا۔ بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔ اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے سو یہ گروہ اس کا ایک خاص گروہ ہوگا۔ اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا...... اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور (دینی) برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔

امتیازی اوصاف یہی وجہ ہے کہ ان ابتدائی احمدی مضمون نگاروں کے مضامین میں ایک خاص امتیازی شان نظر آتی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے امتیازی اوصاف کا ابتداء میں ذکر کیا جائے۔

تحقیق سب سے نمایاں وصف اس ضمن میں وہ محنت اور تحقیق ہے جو ان مضمون نگار بزرگوں نے اپنے مضامین کے لئے کی۔ ان مضامین کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بزرگ خاصی کتب اور رسائل کا مطالعہ کرنے کے بعد مضمون لکھتے۔ کلام الٰہی، جوامع الکلم اور حضرت بانی سلسلہ کی کتب اور اس طرح دوسری کتب وغیرہ کے حوالے جن کا ان مضامین میں کثرت سے ذکر ہوتا ہے۔ بتاتے ہیں کہ وہ اپنے مضمون کے مالہ وما علیہ سے بخوبی واقف تھے۔ ان مضامین سے اس محنت کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے جو یہ مضمون نگار کسی بھی مضمون سے پہلے کرتے۔ ان حقائق کے پیش نظر ہر شخص ان مضامین کو پڑھ کر آسانی سے کہہ سکتا ہے کہ یہ تحریریں نہایت بلند پایہ تحقیقی مضامین کہلانے کی بدرجہ اولیٰ مستحق ہیں۔ یہ تحقیق اور محنت شاقہ دراصل اس محبت کی وجہ سے تھی کہ جو ان بزرگوں کو اللہ تعالیٰ اس کے ماموروں اور حضرت بانی سلسلہ سے تھی۔ ان کے مضامین پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انتہائی محنت، توجہ اور جانکاہی اور مطالعہ کے بعد یہ مضامین لکھے گئے۔

سادگی اور تاثیر ان مضامین کے پڑھنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگ رفقائے حضرت بانی سلسلہ نے کبھی بھی لفاظی اور مصنوعی انداز تحریر نہیں اختیار کیا بلکہ ہمیشہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرز تحریر کو اپناتے ہوئے سادہ مگر دلوں میں اترنے والے مؤثر الفاظ۔ اصطلاحات اور فقرے استعمال کئے۔

یہ مضامین اس لحاظ سے بھی نمایاں ہیں کہ یہ ایک خاص تاثیر کے حامل ہیں جو صرف ایک نیک وجود کے الفاظ اور تحریرات سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ یہ خیالات اور جذبات جن کا ان مضامین میں اظہار ہوتا ہے دراصل ان کے دل سے نکلنے والی آواز تھی جس کا مؤثر ہونا ایک قدرتی بات تھی۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

ان کی تاثیر کی ایک وجہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی توجہ اور دعائیں تھیں جو ان مضمون نگاروں اور ان کے رسائل و اخبارات کو حاصل تھیں۔ دراصل یہ مضامین آپ کے افکار اور خیالات کو ہی پھیلانے کا ایک ذریعہ تھے۔ البدر اور الحکم کو تو حضرت بانی سلسلہ نے اپنے دو بازو کہا تھا پھر اس کے لکھنے والوں کے مضامین میں قوت تاثیر کا پیدا ہونا طبعی اور قدرتی امر تھا۔ خود حضرت بانی سلسلہ اپنے متبعین کو اس قسم کے دینی مضامین لکھنے کی ترغیب دیتے۔ چنانچہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے ایک مضمون کے شروع کے مندرجہ ذیل اقتباس سے اس کا حتمی پتہ لگتا ہے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔

"روحی فداک۔ مکرمی مولانا عبدالکریم صاحب کے ایک گرامی نامہ سے معلوم ہوا کہ (آپ) نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو (آپ) کے غلاموں سے ہیں وہ اس زمانہ کے فتنہ و فساد پر مضمون لکھیں سو جہاں تک دیکھا گیا ہے (آپ) نے کوئی بات بھی باقی نہیں چھوڑی۔ جس قدر زمانہ کے فسادات (آپ) نے بسط کے ساتھ ارقام فرمائے ہیں اب کوئی بھی نئی بات نہیں نکال سکتا جو لکھے گا انہیں کو دہرائے گا لیکن چونکہ (آپ) کے حکم کی تعمیل ہمارا ایمان ہے اس لئے یہاں سے سب نے اس پر لکھا ہے اور اسی وجہ سے حسب الحکم میں بھی ایک ٹوٹا پھوٹا مضمون ابلاغ خدمت بندگان عالی کرتا ہوں"

(الحکم 17 جولائی 1907 صفحہ 7)

رفقائے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی سادہ اور پر اثر تحریر پر مشتمل ایک مختصر اقتباس یہاں درج کیا جاتا ہے۔ ماسٹر ہدایت اللہ صاحب آف گجرات اپنے ایک مضمون جو اخبار بدر میں 23 جنوری 1908ء سے 30 جولائی 1908ء تک متعدد قسطوں میں چھپا کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشادات کے بعد لکھتے ہیں۔

ترجمہ:۔ "اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے"

"اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگ گردن کاٹ دیتے۔ سو اس صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اسے خدا کے عذاب سے بچا سکتا"۔

"ہمارے حضرت امام کی پہلی چالیس سالہ زندگی دوست و دشمن میں ایک پاک۔ بے شر اور بے لوث زندگی مانی گئی ہے۔ پھر کیوں وہ پہلے منکرین کے حالات سے عبرت نہیں پکڑتے"

قوت استدلال حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتب میں ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ ہر بات دلیل سے بیان کی جائے۔ کلام الٰہی میں بھی خود خدا تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ جو دلیل سے زندہ ہوا وہی اصل معنوں میں زندہ ہے اور جو دلیل کی رو سے مر گیا وہی حقیقی مردہ ہے۔ اپنے مقتداء کی پیروی میں ان بزرگ مضمون نگاروں کے مضامین اور تحریرات میں بھی پوری قوت استدلال پائی جاتی ہے۔ ان میں بھی دلائل کلام الٰہی کو بنیاد بنا کر ہی قائم کئے گئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان نیک اور عالم باعمل لوگوں کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا کلام الٰہی ہی تھا۔

احمدیت کے ان ابتدائی بزرگ مضمون نگاروں کی تحریروں میں دلائل کی پختگی کے اظہار کے لئے نمونۃً حضرت خان صاحب منشی برکت علی صاحب کے رسالہ "گوشت خوری" میں سے ایک حصہ کا خلاصہ آپ کے الفاظ میں یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

گوشت خوری "معترض سوال کر سکتا ہے کہ اگر انسان کے لئے گوشت کھانا جائز ہے تو یہ تمیز کیوں رکھی ہے کہ فلاں حرام ہے اور فلاں حلال۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ حیوانات اپنے افعال میں حیوانی عقل کے ماتحت ہیں اس کے باہر نہیں جا سکتے۔ وہ طبعاً اپنی خوراک کو جانتے ہیں۔ مگر انسان کا یہ حال نہیں۔ نیچر نے انسان کو عقل دے کر اس سے یہ توقع رکھی ہے کہ وہ اسی کے ذریعہ مفید اور مضر غذا کو جانچے۔ پھر انسان ناقص ہستی ہے۔ اس کی عقل عقل کل نہیں۔ وہ محتاج ہے کہ دوسرے اس کو بھلے برے سے مطلع کریں۔ جسم پر غذا کا اثر ہوتا ہے۔ روح پر بھی۔ جس کے ساتھ ہی اخلاق بدل جاتے ہیں۔ پس اخلاق کی اصلاح کرنے والے کا فرض ہے کہ اخلاقی تعلیم کے ساتھ ہی یہ بھی تعلیم دے کہ خوراک کس قسم کی کھانی چاہئے۔ مگر تاریخ سے ثابت ہے کہ جن لوگوں نے آسمانی تعلق پیدا کر کے خلق اللہ کی اصلاح کا دعویٰ کیا انہوں نے گوشت کھانے سے منع نہیں کیا۔ جب سب حکیم ڈاکٹر متفق ہیں کہ گوشت مفید غذا ہے تو اس کو کوئی فلسفی دلیل رد نہیں کر سکتی۔ جو عقل تجربہ کے مخالف چلتی ہے وہ عقل نہیں بلکہ اس کی ضد ہے۔ ایک اعتراض یہ ہے کہ ذبح کرنے سے روح کو تکلیف پہنچتی ہے۔ (جواب) تیز ہتھیار سے مذبوح کو تکلیف نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک نہایت تیز استرے سے اپنے جسم پر گہری کاٹ دے دیں آپ کو اس وقت ہرگز محسوس نہ ہوگا۔ البتہ کچھ دیر بعد درد معلوم ہوگا۔ مگر گردن پر اس طرح وار کرنے سے تو اتنی دیر میں روح خارج ہو جاتی ہے۔ کلوروفارم سنگھا کر عضو کاٹ دیتے ہیں۔ مگر وہ ہوش میں آکر عضو کاٹ دینے کی کوئی تکلیف بیان نہیں کرتے۔ یہی حال مذبوح کا ہے۔ ایک دلیل یہ پیش کی گئی ہے کہ انسان کا طبعی طور پر گوشت سے متنفر ہونا ایک بچہ سے ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر ایک بچہ کے سامنے گوشت اور ایک سیب رکھ دیں تو وہ سیب کو اٹھا لے گا۔ (جواب) بچہ تو عموماً مٹی کو زیادہ پسند کرتا ہے تو کیا یہ سمجھا جائے کہ مٹی کھانا انسان کی طبعی خوراک ہے۔ ہرگز نہیں۔ بعض اوقات بچے پاخانہ منہ میں ڈال لیتے ہیں۔ غرض بچہ کی مثالوں سے سبق سیکھنا غلطی ہے۔ ایک دلیل یہ تھی کہ گوشت کھانے سے عمر کم ہو جاتی ہے۔ میں نے پنجاب کی مردم شماری کی رپورٹ دیکھی کیونکہ پنجاب میں اور صوبہ جات کی نسبت آریہ دھرم کا زیادہ چرچا ہے۔ اس میں تو لکھا ہوا ہے کہ مردوں میں ساٹھ برس سے اوپر کی عمر والے بہ نسبت ہندوؤں کے سکھ اور مسلمان زیادہ ہیں اور یہی امر واقعی 1891ء کی مردم شماری سے ظاہر ہوتا ہے۔ رپورٹ مردم شماری میں ایک اور بات عجیب نظر آئی کہ حالانکہ پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے مگر مخبوط الحواس

باقی صفحہ 3 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ شعبہ خدمتِ خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

بر موقعہ ہفتہ خدمت خلق 25 تا 31 جنوری 98ء اور عید 1998ء

خدام الاحمدیہ پاکستان کی مختلف مجالس کے زیر انتظام ہفتہ خدمت خلق بھرپور طریقے سے منایا گیا۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً 5827 مستحق خاندانوں اور ضرورت مند افراد کی اندازاً 380000 (تین لاکھ اسی ہزار) روپے سے زیادہ کی مدد کی گئی۔ اس سلسلے میں 27 اضلاع کی مختلف مجالس نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مستحقین میں اشیاء خوردونوش اور روزمرہ استعمال کی اشیاء پر مشتمل تقریباً 3000 (تین ہزار) گفٹ پیکٹس تقسیم کئے گئے۔ اشیاء خوردونوش میں تقریباً 650 کلو آٹا' 690 کلو چاول 650 کلو چینی' 300 سے زائد پیکٹ سویاں 275 کلو سے زائد مٹھائی کے علاوہ 1700 سے زائد سلے' ان سلے' نئے اور پرانے کپڑے تقسیم کئے گئے۔ 6382 مریضوں کی عیادت کی گئی اور 240 عطیات خون دیئے گئے۔

ضلع لاہور کی مختلف مجالس کے زیر انتظام تقریباً 425 کلو آٹا' 70 کلو گھی' 164 کلو چاول' 55 کلو چینی 170 پیکٹ سویاں' 17 کلو مٹھائی اور 185 کپڑے تقریباً 700 مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ کل اخراجات تقریباً 111402 روپے آئے۔ وحدت کالونی' ٹاؤن شپ' فیصل ٹاؤن' فیکٹری ایریا شاہدرہ' شالامار ٹاؤن' کینال برگ' بیت الذکر گنج مغلپورہ' گلبرگ اور دارالذکر میں مجالس نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ضلع عمرکوٹ کے زیر انتظام 30 سے زائد پیکٹس اور 60 سے زائد کپڑے جن کی مالیت تقریباً 40115 روپے تھی 111 ضرورت مندوں میں تقسیم کئے گئے۔ عمرکوٹ' مصطفیٰ فارم' احمد نگر' گوٹھ عبداللطیف' دارالفضل' پھیرو چیچی' نور نگر اور محمود آباد کی مجالس نے نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔

ضلع اسلام آباد کی مجالس شمالی' غربی' جنوبی' شرقی' نور اور کیرج فیکٹری کی طرف سے مجموعی طور پر ۔/15340 روپے کے 500 سے زائد پیکٹس کے علاوہ 286 کپڑے مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ 8 بیروزگاروں کو روزگار دلوایا گیا۔

ضلع کراچی کے زیر انتظام مجموعی طور پر ۔/18713 روپے مالیت کی اشیائے خورد و نوش' 161 کپڑے ضرورت مندوں میں تقسیم کئے گئے۔ نارتھ کراچی' النور کراچی' محمود آباد' سٹیل ٹاؤن' ڈرگ کالونی' ملیر کینٹ' تیموریہ' ڈرگ روڈ' ماڈل کالونی' اورنگی ٹاؤن اور مارٹن روڈ کی مجالس نے بھرپور کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ضلع فیصل آباد کی طرف سے ۔/48277 روپے کی مالیت کے گفٹ پیکٹس' مٹھائی' 240 کپڑے' 181 مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ 69/RB گھسیٹ پورہ' 76 گ۔ب سنتوکھ گڑھ' 96 گ۔ب' دارالفضل' دارالنور' دارالحمد دارالذکر' فضل عمر اور کریم نگر کی مجالس نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ضلع میرپور خاص کے زیر انتظام 7800 روپے سے 1600 ضرورت مندوں کی خدمت کی گئی۔ میرپور خاص شہر' سیٹلائٹ ٹاؤن' نصرت آباد فارم' نوکوٹ' نگرپارکر اور کوٹ غلام محمد کی مجالس نے خصوصی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ضلع ڈیرہ غازی خان اور مجالس بستی رنداں' شہر' سول لائنز' چاہ اسماعیل والا اور چاہ موری والا کی طرف سے ۔/12780 روپے سے 52 مستحقین میں 50 گفٹ پیکس اور 461 کپڑے وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

ضلع شیخوپورہ کی طرف سے 9790 روپے کے 102 پیکٹس اور 160 کپڑے وغیرہ ضرورت مندوں میں تقسیم کئے گئے۔ ناصر آباد' کوٹ عبدالمالک اور مرید کے کی مجالس نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ضلع سرگودھا کی مجالس 88 شمالی' بھلوال اور 99 شمالی کی طرف سے ۔/3470 روپے کی اشیاء خوردونوش 67 مستحق گھرانوں میں تقسیم کی گئیں۔

مجلس دوالمیال ضلع چکوال کے زیر انتظام ۔/16500 روپے سے 427 مستحق کی مدد کی گئی۔

ضلع حافظ آباد کے زیر انتظام ضرورت مندوں کی ۔/2900 روپے کی خدمت کی گئی۔

ضلع حیدر آباد کی مجالس لطیف آباد' مبارک آباد اور بشیر آباد کی طرف سے مستحقین کی مدد کی گئی۔

ضلع گجرات کے زیر انتظام ۔/33805 روپے سے 100 سے زائد مستحقین کی خدمت کی گئی۔ کھاریاں' چک سکندر' نصیرہ' بھلیسر انوالہ' ڈنگہ' کھوکھر غربی اور پوڑانوالہ کی مجالس نے خصوصی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ضلع بہاولنگر کی 14 مجالس کی طرف سے 96 افراد کی ۔/7625 روپے کی خدمت کی گئی۔

ضلع سیالکوٹ کی مختلف مجالس کی طرف سے 168 سے زائد مستحقین کی ۔/8000 روپے کی خدمت کی گئی۔ ڈسکہ کوٹ' کھرپا اور ڈگری گھمناں کی مجالس نے نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔

ضلع راولپنڈی کی مجالس S/T جنوبی اور S/Town شمالی کی طرف سے 100 مستحقین کی 5700 روپے کی امداد کی گئی۔

ضلع منڈی بہاؤالدین کی طرف سے ضرورت مندوں کی ۔/8000 روپے کی مدد کی گئی۔

خیبر پشاور مجلس نے 4550 روپے کی 59 ضرورت مندوں کی خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مجالس نے بھی اپنے وسائل کے مطابق ہفتہ خدمت خلق منایا۔

خانیوال شہر' کوٹھے والا ملتان' مصطفیٰ پارک اوکاڑہ' کالا گوجراں جہلم' شہداد پور سانگھڑ' نواب شاہ شہر' میرابھڑ کا آزاد کشمیر

ان میں سے بیشتر مجالس کے زیر انتظام فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد بھی کیا گیا جس کی رپورٹ الگ تیار کی جا رہی ہے۔ مجموعی طور پر 72 کیمپس منعقد کئے گئے۔ 2714 مریضوں کو مفت طبی امداد فراہم کی گئی اور ان پر 20080 روپے خرچ ہوئے۔

ооо

کس کی ہار' کس کی جیت

3۔ مئی 1997ء کو ایک تاریخی مقابلہ شروع ہوا لیکن دنیا میں لوگوں کی اکثریت اسے براہ راست نہیں دیکھ سکی۔ یہ مقابلہ تھا شطرنج کا...... اور مدمقابل تھے گیری کیسپاروف اور "ڈیپ بلوٹو"۔ کیسپاروف کے بارے میں تو آپ جانتے ہی ہوں گے۔ موصوف شطرنج کے عالمی چیمپئن ہیں اور اس حوالے سے دنیا کے بہترین دماغوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ڈیپ بلوٹو (Deep Blue II) ایک کمپیوٹر ہے جسے کمپیوٹر کے مشہور زمانہ ادارے آئی بی ایم نے تیار کیا تھا۔ 1996ء میں گیری کیسپاروف نے "ڈیپ بلو" نامی سپر کمپیوٹر کو شکست دی تھی اور اب ڈیپ بلوٹو' اپنے پیشرو کا انتقام لینے میدان میں اترا تھا۔ دس روزہ شطرنج میچ کے بعد ڈیپ بلوٹو جیت گیا۔ گیری کیسپارف ہار گیا۔ آئی بی ایم والے خوشی سے ناچنے لگے۔ ڈیپ بلو سپر کمپیوٹر کام کرنے والے ماہرین کی واہ واہ ہو گئی اور اخباروں میں "کمپیوٹر نے انسان کو ہرا دیا" جیسی خبریں شائع ہونے لگیں۔

ذہانت اور مصنوعی ذہانت کے حوالے سے ایک نئی بحث چھڑ چکی ہے' جو اس خبر کے ٹھنڈے ہو جانے کے بعد بھی گرم ہے۔ فلسفیوں کے بیشتر حلقے اس بات پر متفق ہیں کہ کمپیوٹر' ذہانت کے معاملے میں انسان کی برابری نہیں کر سکتا۔ لیکن کمپیوٹر سائنس کے ماہرین خصوصی اپنے عمل کے ذریعے کمپیوٹر کی برتری (یا کم از برابری) ثابت کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

اس ضمن میں ہم کوئی رائے دیئے بغیر صرف چند معلومات بہم پہنچاتے ہیں اور فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں۔ ڈیپ بلوٹو میں 512 مائیکرو پروسیسرز لگے ہوئے تھے۔ جبکہ گیری کیسپاروف کے پاس ایک اکلوتا دماغ تھا۔ ڈیپ بلوٹو ایک سیکنڈ میں شطرنج کی بیس (20) کروڑ پوزیشنیں کھنگال سکتا تھا' کیسپاروف کی نظر اور دماغ ایک سیکنڈ میں صرف دو پوزیشنوں کا احاطہ کر سکتے تھے۔ ڈیپ بلوٹو کا وزن 1333ء1 میٹرک ٹن (یعنی 1333 کلو گرام) تھا جبکہ گیری کیسپاروف کا دماغ محض چند اونس وزنی ہے۔ ڈیپ بلوٹو صرف اور صرف شطرنج کھیل سکتا ہے۔ جبکہ گیری کیسپاروف اور بھی بہت کچھ کر سکتا ہے۔ آخری خبر یہ ہے کہ ڈیپ بلوٹو میں (جسے بعض جگہ "ڈیپر بلو" بھی لکھا گیا ہے) ہر میچ کے بعد نئے سرے سے پروگرامنگ کی گنجائش تھی اور اس پر کام کرنے والے کمپیوٹر پروگرامرز' مقابلے کے دوران ہی اس کے سافٹ ویئرز' تبدیلیاں کرتے رہے تھے (واضح رہے کہ پروگرامرز بھی انسان ہی تھے)۔ اب آپ ہمیں بتائیے کہ اس مقابلے میں اصل ہار کس کی ہوئی اور صحیح معنوں میں کون جیتا؟

گوشت خوری سے نفرت کرنے والے افراد کے لئے جانوروں کے اجزاء سے پاک ماحول کی تیاری

، برطانیہ کے سبزی خوروں کے لئے ایک ایسا کیمرہ تیار کیا گیا ہے جو جانوروں کے جسمانی اجزا سے حاصل کئے گئے کیمیکل سے بالکل پاک ہے ایک برطانوی اخبار کے مطابق برطانیہ کی سبزی خوروں کی سوسائٹی میں شامل افراد نہ صرف جانوروں کا شکار کرنا پسند نہیں کرتے بلکہ جانوروں کے اجزاء سے بنی ہوئی کسی چیز کو بھی ہاتھ نہیں لگاتے مذکورہ سوسائٹی نے اس کیمرے کی منظوری دی ہے جس کو سبزی خور تصاویر کے لئے استعمال کریں گے۔

ооо

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

دنیا کا درجہ حرارت بڑھنے سے خطرات

آپ نے محسوس کیا ہو گا کہ اب ہمارے ملک میں سردی اتنی شدت سے نہیں پڑتی جتنی آج سے بیس پچیس سال پہلے پڑا کرتی تھی۔ لیکن اس موسم کی تبدیلی میں قدرت کا کوئی ہاتھ نہیں بلکہ یہ حضرت انسان کی اپنی پیدا کردہ ہے پہلے موسم سرما اکتوبر سے ہی شروع ہو جاتا تھا اور نومبر دسمبر تو بھرپور سردی کے مہینے گنے جاتے تھے لیکن اب دسمبر تک سردی برائے نام ہوتی ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ اصل سردیوں کے مہینے جنوری فروری مارچ ہی رہ گئے ہیں گویا سردیوں کا موسم صرف تین ماہ کا ہوتا ہے اور نو مہینے گرمی پڑتی ہے۔

درجہ حرارت بڑھنے کی وجوہات

ماہرین کہتے ہیں کہ اس کا سبب کاربن ڈائی آکسائڈ اور اسی قسم کی گیسوں کے اخراج میں زیادتی ہے اور یہ عمل صنعتی کارخانوں اور کاروں ٹرکوں اور اسی قسم کی دیگر ٹرانسپورٹ سے نکلنے والے دھوئیں سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جہاں بھی زمینی تیل، کوئلہ یا گیس یا لکڑی جلائی جاتی ہے۔ اس سے بھی کاربن ڈائی آکسائڈ کا اخراج ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور گیس بھی اس عمل میں ممد ہوتی ہے جو کہ ریفریجریٹرز میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہ گیس فوم انڈسٹری اور انسولیشن میٹریل میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ اس قسم کی گیسیں جب ایک دفعہ فضا میں شامل ہو جائیں تو عرصہ دراز تک وہاں موجود رہتی ہیں۔ اور زمین کی گرمی کو واپس فضا میں جانے سے روکتی ہیں اور اس طرح زمین کے درجہ حرارت میں زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ یہ عمل صنعتی ترقی کی وجہ سے بہت زیادہ بڑھا پچھلی دو صدیوں میں کاربن ڈائی آکسائڈ اور دیگر اسی قسم کی گیسوں کی مقدار فضا میں تقریباً 20 فیصد بڑھ چکی ہے۔ اور جوں جوں یہ مقدار زیادہ ہوتی جاتی ہے زمین کا درجہ حرارت بھی بڑھتا جاتا ہے۔ جس کے نتائج کرہ ارض اور اس پر بسنے والے لوگوں کے لئے انتہائی خطرناک ہو سکتے ہیں۔

عالمی درجہ حرارت بڑھنے کے نتائج

ماہرین کا کہنا ہے کہ درجہ حرارت کے بڑھنے کی وجہ سے گلیشئرز کے ٹوٹنے اور پگھلنے کا عمل تیز ہو گا جس کے نتیجہ میں سمندر کا لیول بلند ہو جائے گا اور اس طرح سمندر کے کنارے پر بسنے والے علاقے زیر آب آجائیں گے۔ بعض بندرگاہیں بے کار ہو جائیں گی۔ لاکھوں لوگ اپنے گھروں سے بے گھر ہو جائیں گے اور اوپر والے علاقوں کو ہجرت کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سمندر کی سطح صرف 20 سنٹی میٹر بڑھ جانے سے نہ صرف بے شمار جزائر ناپید ہو جائیں گے بلکہ یورپ امریکہ جیسے ترقی یافتہ ممالک بھی اس سے شدید متاثر ہوں گے جہاں سمندروں کے کناروں پر بے شمار بستیاں موجود ہیں اور لوگ سمندروں کے قریب بہت زیادہ تعداد میں رہ رہے ہیں اور پاکستان ہندوستان بنگلہ دیش اور مشرقی ممالک مثلاً ملائشیا انڈونیشیا وغیرہ میں تو سب سے بڑھ کر تباہی آئے گی۔ اگر اگلی صدی میں بھی اس بارے میں کچھ نہ کیا گیا تو تمام دنیا کا درجہ حرارت 3.5 ڈگری سنٹی گریڈ تک بڑھ سکتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں سمندر کی سطح ایک میٹر تک بلند ہو جائے گی جس سے پیدا ہونے والی تباہی کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔

زراعت اور صحت پر بد اثرات

زراعت پر بھی اس کا برا اثر پڑ سکتا ہے۔ بارشوں کا موجودہ نظام بدل جائے گا۔ بے موسمی بارشوں میں شدت آجائے گی۔ جس سے فصلیں تباہ ہوں گی کئی ملکوں میں بے تحاشا بارشیں ہونگی اور کئی علاقے بارشوں سے بالکل محروم رہ جائیں گے۔ اور دور جانے کی بات نہیں آج کل بھی کئی علاقوں میں اتنی شدید بارشیں ہو رہی ہیں جو کہ پچھلے سو سال کے ریکارڈ توڑ رہی ہیں اور امریکہ جیسے ممالک بھی سیلابوں کی زد میں آرہے ہیں جہاں ان کی تمام ٹیکنالوجی اور مہارت بے کار نظر آتی ہے۔ تمام دنیا میں ماحول گرم ہو جانے کی وجہ سے کیڑوں مکوڑوں اور مچھروں کی بہتات ہو جائے گی۔ جو مزید بیماریاں پھیلانے کا موجب ہوں گے اور اس کے علاوہ یہ تمام حشرات الارض فصلوں پر یلغار کریں گے اور فی ایکڑ پیداوار کو متاثر کریں گے اور وہ علاقے جو ابھی تک بوجہ شدید سرد ہونے کے ان کی یلغار سے بچے ہوئے ہیں وہ بھی ان کی زد میں آجائیں گے۔

اس قسم کے موسمی تغیرات کی وجہ سے بہت سی نئی بیماریاں معرض وجود میں آنے کا خطرہ ہو گا۔ ہیضہ۔ ٹی بی اور چیچک جیسی بیماریاں جو بہت حد تک کنٹرول کی جاچکی ہیں وہ زیادہ گرم اور نم دار ماحول کی وجہ سے پھر زور پکڑ لیں گی۔

موجودہ صورتحال کو بدلنے کے طریقے

اس تمام صورت حال کو بدلنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ تمام دنیا میں جنگلوں کی کٹائی بند کی جائے نئے درخت اور جنگل لگانے کا اہتمام کیا جائے۔ کیونکہ پودے اور درخت کاربن ڈائی آکسائڈ کو جذب کرتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں ۔ جو کہ ماحول پر خوشگوار اثر ڈالتی ہے۔ درخت سورج کی گرمی سے مکانات کو محفوظ رکھتے ہیں اور ان کا درجہ حرارت کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

گاڑیوں کی اصلاح

دوسرا سب سے ضروری کرنے کا کام یہ ہے کہ ہر قسم کی گاڑیاں جو دھواں خارج کرتی ہیں ان کو ختم کیا جائے۔ ایسی گاڑیوں کو ہرگز سڑک پر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ان گاڑیوں میں تیل کی بجائے گیس کے استعمال کو رواج دیا جائے۔ کیونکہ گیس تیل کی نسبت محفوظ ذریعہ توانائی ہے۔ بلکہ سب سے بہتر یہ ہے کہ توانائی کے لئے شمسی توانائی کو رواج دیا جائے جس سے ان گیسوں کے اخراج کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔ تیل اور کوئلہ وغیرہ سے پیدا کی گئی توانائی کا استعمال کم کیا جائے اور اس کی ایک صورت کم از کم یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ایرکنڈیشنز، ہیٹر، پنکھے، ٹی وی، کھانا پکانے والے چولھے اور اس قسم کے دوسرے آلات بلا ضرورت چلتے نہ رہنے دیں۔ بلکہ نہ ضرورت ہونے پر ان کو فوری طور پر بند کر دیں۔ اور بوقت ضرورت پھر چلالیں۔

عام شعور بیدار کیا جائے

اور سب سے بڑی ضرورت اس وقت اس بات کی ہے کہ پبلک کو ماحولیات کی معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ تاکہ صرف حکومتوں پر ہی اس کی ذمہ داری نہ رہے بلکہ پبلک بھی اس میں پوری طرح تعاون کرے جس کا ماحولیات کے بہتر بنانے میں بہت اچھا اثر ہو گا۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 32503

I Miss Yooke Achmawanti D/O Ahmad Dradjat

پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-5-97 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 23 کیرٹ وزنی 35 گرام مالیتی۔/1010000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Miss Yooke Achmawanti

انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 R.A.Riza Adisdarma
انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Rd Ridhoan انڈونیشیا۔

مسل نمبر 31504

I Mrs. Herni Kautsar W/O Hadian Ahmad Nugraha

پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-5-97 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر زیور طلائی 26+ 5 گرام کل زیور طلائی 31 گرام مالیتی۔/837000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/250000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Herni Kautsar

انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 R.A.Riza Adisud Arma
انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Rd. Ridhoan انڈونیشیا۔

مسل نمبر 31505

I Mrs Janah Tunnisa W/O Muhammad Kadar isman

پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23-5-97 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ۔ 1500000/00 روپے۔ 2۔ طلائی نکلس 24 کیرٹ وزنی 5 گرام مالیتی۔ 140000/00 روپے۔ 3۔ زیورات طلائی 22 کیرٹ وزنی ساڑھے انیس گرام مالیتی۔ 468000/00 روپے۔ کل جائیداد۔ 2108000/00 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/85000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Janah Tunnisa

انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 R.A. RiZa Adisdarma
انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Rd. Ridhoan انڈونیشیا۔

خلائی شٹل کی انچارج خاتون

خواتین بھی اگر ہمت کریں تو مردوں کے برابر ہر کام میں حصہ لے سکتی ہیں۔ ایک امریکی خاتون کو ایک خلائی شٹل کا انچارج مقرر کر دیا گیا ہے۔ ایک امریکی جریدے کے مطابق یہ خاتون اس سے قبل 49 گھنٹے خلاء میں گزار چکی ہیں۔ اور بطور پائلٹ بھی انہیں 4700 گھنٹے جہاز چلانے کا تجربہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ آج تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائشی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ابھی بہت سے مستحق خاندان اس امداد کے انتظار میں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے کہ تا براہ راست رابطہ بھی کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

وقف جدید کا سہ ماہی جائزہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید' کے مالی سال کی پہلی سہ ماہی مکمل ہو رہی ہے۔ زعماء مجالس انصار اللہ 1998ء کے وعدہ جات کے مطابق تدریجی وصولی کو یقینی بنائیں۔ اور کل وعدہ کا ایک چوتھائی حصہ وصول کر کے مرکز کو ارسال کرنا ضروری ہے۔ اس ضمن میں اگر کمی نظر آئے تو خصوصی مساعی سے نہ صرف وعدہ جات کو مزید اپ ڈیٹ کریں بلکہ تدریجی وصولی کر کے مرکز کو بھجوا کر صدر مجلس کو اپنی رپورٹ کارکردگی ارسال کریں۔

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 2

سے بھی ذکر کیا کہ دیکھو بیعت کے لائق یہ شخص ہے بھائی نے سمجھا ان کو غلطی لگی ہے مگر جان بوجھ کر وہ خاموش ہو رہے کہ اچھا میاں تم اسی کی بیعت کر لو قادیان میں تو اس بہانے سے آتے رہو گے تو باہم ملاقات بھی ہو جائے گی۔ الغرض

اس طرح برادر محمد یعقوب صاحب نے حضرت کو پہچانا"

(اخبار بدر 8۔15۔ اپریل 1909ء صفحہ 1)

○○○

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ڈاکٹر صفی اللہ صاحب بابت ترکہ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب)

مکرم ڈاکٹر صفی اللہ صاحب آف ماریہ کلینک۔ کندیاں ضلع میانوالی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب .قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ (مکان) نمبر 6/35 دار الرحمت غربی ربوہ برقبہ 10 مرلے میرے نام منتقل کیا جائے۔ مکرم عطاء اللہ منور صاحب کے علاوہ دیگر ورثاء میرے نام انتقال پر رضامند ہیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم عطاء اللہ منور صاحب (بیٹا)
(2) مکرم نعیم اللہ طاہر صاحب (بیٹا)
(3) مکرم سمیع اللہ انجم صاحب (بیٹا)
(4) مکرم ڈاکٹر صفی اللہ صاحب (بیٹا)
(5) محترمہ مبارکہ شاد صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ صادقہ ثریا صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ امۃ القیوم صاحبہ (بیٹی)
(9) محترمہ شاہدہ حیات صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (30) یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ (مکرم سفیر احمد صاحب باجوہ بابت ترکہ محترمہ زینب زہرہ صاحبہ)

مکرم سفیر احمد صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ ساکن مکان نمبر 1/29 دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ زینب زہرا صاحبہ .قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان / قطعہ نمبر 1/29 دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم منیر احمد صاحب باجوہ (بیٹا)
(2) مکرم سفیر احمد صاحب باجوہ (بیٹا)
(3) مکرم ظہیر احمد صاحب باجوہ (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (30) یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

○ (محترمہ سیدہ رقیہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم سید عبد الرشید صاحب)

محترمہ سیدہ رقیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید عبد الرشید صاحب حال مقیم یو کے نے درخواست دی ہے کہ میرے میاں .قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 5/18 واقع محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ برقبہ دس مرلے ان کے نام منتقل شدہ ہے۔ یہ قطعہ ان کے ورثاء کے نام بمطابق حصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ سیدہ رقیہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم سید عبد الشکور صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ سیدہ امۃ الواسع صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ سیدہ روبینہ کوثر صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم سید مبشر محمود صاحب (بیٹا)
(6) مکرم سید لیاقت منصور صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء)

○ (محترمہ امۃ السلام صاحبہ بابت ترکہ مکرم ناظر حسین صاحب)

محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ناصر احمد ندیم صاحب ساکنہ مکان نمبر 12/36 محلہ دار العلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری ناظر حسین صاحب آف چک جھمرہ ضلع فیصل آباد .قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 16/5 محلہ باب الابواب ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 10 مرلہ ہے۔ یہ حصہ ان کے شرعی ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب (بیٹا)
(2) مکرم چوہدری الطاف احمد صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ نسیم بیگم صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ مسرت بیگم صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرمہ امۃ السلام صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ انبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء)

درخواست دعا

○ مکرم محمد منظور احمد خاں صاحب ایاز آف سبزہ زار لاہور ایک عرصہ سے فالج کے مریض ہیں۔ آج کل اس بیماری کے بد عواقب کی وجہ سے ازحد تکلیف ہے چلنے پھرنے میں دقت ہوتی ہے اور جوڑوں میں شدت سے درد رہتا ہے۔

○ ناصر احمد خالد صاحب 316۔ ایل بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور کی خوش دامن محترمہ نور بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب جھمٹ (وفات یافتہ) آف دار الصدر ربوہ ان دنوں پیرانہ سالی اور دیگر عوارض کی وجہ سے بہت زیادہ بیمار ہیں۔

○ مکرم خلیل اے مرزا صاحب سوئٹزرلینڈ کا موتیا کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم محمد جمیل صاحب قریشی سلھکی کا فضل عمر ہسپتال میں آنکھ کا اپریشن مورخہ 98-3-17 کو کامیاب ہو گیا ہے۔
ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی حال پاکستان کی والدہ محترمہ سلامت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب جھنگ صدر مورخہ 17۔ مارچ 1998ء صبح ساڑھے پانچ بجے وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر 72 سال تھی۔ اسی روز ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا عصر کے بعد بیت مبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ نور بیگم صاحبہ بیوہ مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ .قضائے الٰہی مورخہ 9۔ مارچ 1998ء بعمر 90 سال وفات پا گئیں۔ مورخہ 10۔ مارچ 1998ء بعد فجر بیت مبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف صدر جماعت احمدیہ ڈسکہ کوٹ نے آخری دعا کرائی۔

احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ موصوفہ کی مغفرت فرماتے ہوئے بلند درجات عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

○ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (N U S T) نے مندرجہ ذیل انجینئرنگ فیلڈز میں Ph.D میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ الیکٹریکل (ٹیلی کام) 2۔ کمپیوٹر سافٹ ویئر۔ 3۔ الیکٹریکل۔ 4۔ کمپیوٹر۔ 5۔ میکینکل۔ تعلیمی قابلیت میں ماسٹرز ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فیس 5000 روپے ٹیوشن فیس 6250 روپے ماہانہ ہے۔ مکمل معلومات ادارہ واقع تمیز الدین روڈ۔ راولپنڈی چھاؤنی۔ فون 583029 سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

○ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن برائے خواتین (لاہور) نے B.e.d میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں بیچلر ہونا لازمی ہے۔ ڈومیسائل کے بغیر داخلہ فارم نہیں جمع کیا جائے گا۔ داخلہ فارم وغیرہ دفتر سے دستیاب ہیں۔ ڈاک کے ذریعہ -/48 روپے بذریعہ منی آرڈر منگوائے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم بذریعہ ڈاک یا دستی دفتر میں پہنچنے کی آخری تاریخ 15۔ اپریل 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25 مارچ۔1998ء
موسم : خوشگوار ہے
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

روس کے صدر یلسن نے وزیراعظم سمیت اپنی حکومت کو برطرف کر دیا ہے۔ اصلاحات کے حامی نوجوان کو سربراہ مقرر کر دیا ہے۔ اور وزیر توانائی کو حکومت بنانے کی دعوت دی ہے۔

بنگلہ دیش میں زبردست سمندری طوفان سے 22۔ افراد ہلاک اور 100 زخمی ہو گئے ہیں۔ 120 کلو میٹر کی رفتار سے آنے والے طوفان سے بجلی کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔

ترک حکومت نے ملک سے اسلام کی جڑوں کو اکھاڑنے کے لئے نئے مسودہ قانون کی منظوری دے دی ہے۔ نئے قانون کے مطابق اسلامی تعلیم' خیراتی اداروں اور مظاہروں پر پابندی ہو گی۔

مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے متحدہ محاذ سے الگ ہو کر بی جے پی کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ قبل ازیں ڈیڑھ ہفتہ قبل انہوں نے بی جے پی کو "کافر" جماعت قرار دے کر کہا تھا کہ یہ پارٹی بھارت توڑ دے گی۔

واشنگٹن پوسٹ نے انکشاف کیا ہے کہ روسی خفیہ ایجنسی سائنس دانوں کو ایران بھیج رہی ہے۔

بھارت میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے امیدوار پارلیمنٹ کے ایوان زیریں کے سپیکر منتخب ہو گئے ہیں۔

سربیا کی قید سے آزاد ہونے والے 6۔ امریکی کارکنوں نے بتایا ہے کہ کسووہ جیل میں مسلمان قیدیوں پر زبردست تشدد کیا جاتا ہے۔

شمالی آئرلینڈ میں عیسائیوں کے دو فرقوں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ میں مصالحتی بات چیت پھر شروع ہو گئی ہے۔

برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی نے پاکستان میں گداگری پر ایک رپورٹ نشر کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں قریباً 30 لاکھ پیشہ ور بھکاری ہیں۔ اہل لاہور روزانہ 20 سے 25 لاکھ روپے بھکاریوں کو دیتے ہیں۔ ایک گداگر کی اوسط آمدنی قریباً سو روپے یومیہ ہے۔ چوری منشیات جیسے جرائم گداگری کے پردے میں ہوتے ہیں۔

ملکی خبریں

یوم پاکستان کے موقع پر صدر مملکت نے 80 اہم شخصیات کو سول اور ملٹری ایوارڈز دیئے۔ سب سے بڑا سول ایوارڈ نشان امتیاز میڈم نورجہاں اور دلیپ کمار کو ملا۔

وزیراعظم محمد نواز شریف نے قبائلی علاقوں میں انتظامی اصلاحات کے لئے 13 رکنی فاٹا کمیشن قائم کر دیا ہے۔

کراچی میں یوم پاکستان کے موقع پر خونریز ہنگاموں میں 24۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ شہر پر دہشت گردوں کا راج رہا۔ لوگ مشتعل ہو کر سڑکوں پر نکل آئے صوبائی وزیر کی گاڑی سمیت درجنوں گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں اور ٹائر جلائے گئے۔ لیاقت مارکیٹ کراچی کے قریب ایم کیو ایم کے سیکٹر آفس کے سامنے بیٹھے افراد پر نامعلوم دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے سنٹرل کمیٹی کے رکن امتیاز نائب صدر عبدالرشید اور ہمدرد سعید الرحمان کو ہلاک کر دیا۔ شاہ فیصل کالونی میں 3 سگے بھائیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ کشیدگی میں اس وقت اضافہ ہوا جب الطاف گروپ کے مسلح افراد نے ایم کیو ایم حقیقی کے کارکنوں پر حملہ کیا۔ جوابی حملے کے بعد لڑائی شدت اختیار کر گئی۔ رینجرز اور پولیس امن و امان قائم کرنے میں ناکام ہو گئی۔ ہلاک ہونے والوں میں ایم کیو ایم کے 10 رکن بھی شامل ہیں۔ ایم کیو ایم کے دونوں گروپ ایک دوسرے پر ہلاکتوں کا الزام لگا رہے ہیں۔

ٹریفک حادثہ میں کھرڑیانوالہ کے قریب 6۔ افراد ہلاک اور 22 شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ حادثہ تیز رفتاری کے باعث ہوا۔ اسی طرح لاڑکانہ سے کراچی جانے والی کوچ ٹرک سے ٹکرا جانے سے 15۔ افراد ہلاک اور 55 زخمی ہو گئے ہیں۔

لاڑکانہ سیشن کورٹ کے احاطے میں بم دھماکے سے ایک شخص کے چیتھڑے اڑ گئے۔

43 ہزار سکولوں کا ریکارڈ چیکنگ کے لئے حکومت پنجاب نے فوج کے سپرد کر دیا ہے۔ فوج کی 1412 ٹیموں نے چھاپے مارنے شروع کر دیئے ہیں۔ جعلی تقرریوں اور مفت تنخواہ لینے والوں کی فہرست 14۔ اپریل تک حکومت کے سپرد کر دی جائے گی۔

مزار قائداعظم پر مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کی خواتین میں ہاتھاپائی سے 16 خواتین زخمی ہو گئیں۔ پولیس نے آ کر دونوں گروہوں کو الگ کیا۔

وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ عوام انہیں قبضہ گروپوں کی سرگرمیوں سے صبح آگاہ کریں۔ شام سے پہلے انہیں جیلوں میں بند کر دیا جائے گا۔ بوٹی مافیا کا خاتمہ کر رہے ہیں۔ پیسوں کے زور پر ڈگریاں لینے کا وقت گزر چکا ہے۔ صوبہ میں سڑکوں اور پلوں کا جال بچھا دیں گے۔ مہنگی بجلی کا بوجھ دل پر پتھر رکھ کر قبول کیا ہے۔ مولویوں کے کے لبادے میں فرقہ واریت کی باتیں کرنے والے نہ مسلمان ہیں نہ پاکستانی۔

بلدیاتی انتخابات کی نئی تاریخ حکومت کے لئے ایک اور چیلنج بن گئی ہے۔ ماہ محرم میں انتخابات کے انعقاد پر شیعہ تنظیموں نے اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس ماہ انتخابات شہدائے کربلا کی عقیدت کے منافی ہے۔ بی بی سی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتخابات کو ایک بار پھر ملتوی کرنا حکومت کے لئے مشکل ہو گا۔

پولیس تشدد سے وہاڑی اور سرگودھا میں سابق کونسلر سمیت دو افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

صوبہ پنجاب میں گذشتہ روز قتل و غارت' آگ' ٹریفک حادثات میں 19۔ افراد جاں بحق اور 40 زخمی ہو گئے۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان کھیلی جانے والی 8 ہاکی میچوں کی سیریز کے ساتویں میچ میں پاکستان نے بھارت کو ایک کے مقابلے میں تین گول سے ہرا دیا ہے۔

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 647434

ربوہ میں سب سے پرانا بچوں کا معیاری تعلیمی ادارہ نصابی اور غیر نصابی تمام ضروری سہولتوں کے ساتھ
ناصر کنڈرگارٹن
رجسٹرڈ محکمہ تعلیم
دارالرحمت وسطی ربوہ
نرسری۔ پریپ سے آٹھویں کلاس تک
داخلہ شروع ہے
داخلہ فارم سکول کے دفتر سے صبح ½8 بجے سے ½11 بجے دوپہر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں
پرنسپل

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز۔ ربوہ
ملازمت پیشہ / کاروباری اور ایسے تمام افرد کے لئے جو صبح وقت نہیں نکال سکتے، شام کے وقت مورخہ یکم اپریل 98ء سے کمپیوٹر کے ڈپلومہ DWA کی ایک خصوصی کلاس شروع ہو رہی ہے۔ داخلہ کی آخری تاریخ 30 مارچ ہے۔ مزید معلومات بذریعہ فون نمبر 212034 یا کالج واقع 23۔ شکور پارک۔ ربوہ آ کر حاصل کی جا سکتی ہیں۔

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
فون: 214338
مینجر مطب حمید 49 ٹیل فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا